اسلامی تہذیب و ثقافت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اس پر پابندی نہیں لگائی جاتی۔ بلکہ اس پر کروڑوں روپیہ ہوا میں اڑا دیا جاتا ہے اور اس پر مستزاد آتشیں اسلحے کا کھلے عام استعمال' بے ہودہ ریکارڈنگ اور مخلوط تقریبات اس کے علاوہ ہیں۔ نہ جانے اس پر اجازت دینے میں کیا مصلحت ہے؟ موجودہ حکومت کی اس پر خاموشی اس کا اسلام سے وابستگی کا منہ چڑا رہی ہے۔

شریعت میں کسی ایسے تہوار کا تصور نہیں ہے اور نہ ہی کسی ایسے کھیل کی گنجائش ہے۔ جس میں محض تفریح طبع کے لئے کروڑوں روپے کا ضیاع ہو اور اس کا کسی کو کوئی فائدہ بھی نہ پہنچے۔ بلکہ بسنت کا تہوار نہایت اذیت ناک ہے۔ ہسپتالوں میں پڑے مریض' گھروں میں پڑھنے والے بچے اور سکون حاصل کرنے والے تمام افراد بے حد پریشان ہوتے ہیں اور اس بے پناہ شور و غل سے پوری فضا کرب ناک کیفیت سے دو چار ہوتی ہے۔

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ آئندہ اس غیر اسلامی تہوار اور غیر معیاری کھیل پر مکمل پابندی ہونی چاہئے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قرار واقعی سزا ہونی چاہئے۔ اگر حکومت یہ اقدام نہیں اٹھاتی تو ہم یہ سمجھتے ہوئے حق بجانب ہوں گے کہ حکومت خود بے راہ روی' اخلاق باختہ کلچر کو فروغ دے رہی ہے اور خود ان کی سرپرستی کرتی ہے اور پاکستان کو لا دینی اسٹیٹ بنانے کا راستہ ہموار کر رہی ہے۔ لہٰذا ایسی کسی جماعت کو حکومت میں رہنے کا حق نہیں ہے۔

مولانا محی الدین لکھوی کی رحلت

تمام دینی اور جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ معروف عالم دین' نامور مبلغ اور روحانی پیشوا مولانا محی الدین لکھوی رحلت فرما گئے۔ آپ مولانا معین الدین لکھوی کے بڑے بھائی تھے اور دیپال پور کے

قریب قلعہ تارا سنگھ میں سکونت پذیر تھے۔ آپ نے ساری زندگی دین کی دعوت و اشاعت میں صرف کی اور خاص کر ضلع قصور اور اوکاڑہ میں ہزاروں لوگ آپ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر صحیح العقیدہ ہوئے۔

آپ ہمیشہ للہیت کا درس دیتے تھے اور کتاب و سنت کی اتباع کے لئے وعظ کرتے تھے۔ آپ کے عقیدت مندوں کی تعداد ہزاروں میں ہے اور ہر مکتبہ فکر میں یکساں مقبول ہیں۔ آپ کی رحلت سے ہم ایک عالم با عمل اور ممتاز روحانی پیشوا سے محروم ہوئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے (آمین)' ادارہ جامعہ تمام لواحقین کے غم میں شریک ہے اور خاص کر مولانا معین الدین لکھوی سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ رئیس الجامعہ اور اساتذہ کرام کا وفد جنازہ میں شریک ہوا اور مولانا مرحوم کی وفات پر لواحقین سے دلی تعزیت کی۔

بقیہ نواقض وضوء و تیمم

بہ حال وضو ٹوٹ جاتا ہے اور آگے نقض وضو کی رائے کے راجح ہونے کے متعدد عقلی و نقلی اور اصولی دلائل ذکر کئے ہیں جنہیں جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ الریاض کی طرف سے شائع کردہ المغنی جلد اول ص ۲۵۰۔ ۲۵۴ (بتحقیق و الترکی) پر دیکھا جا سکتا ہے۔ اور موطا امام محمد کے حاشیہ التعلیق الممجد میں علامہ عبد الحیٔ حنفیؒ نے بھی نقض وضو والے مسلک کو ہی قوی مذہب قرار دیا ہے۔ (کذافی تحفۃ الاحوذی ۱/ ۲۶۴ و فیہ مباحث مہمۃ اخری و الرد علی صاحب بذل المجہود شرح ابی داؤد الشیخ السہارنپوری)

اور بعض اہل علم نے وضو کو واجب تو نہیں البتہ مستحب قرار دیا ہے۔ بہرصورت وضو کرنا ہی زیادہ قرین احتیاط ہے۔